نمازِ فجر اندھیرے میں

غلام مصطفیٰ ظہیرامن پوری

نماز فجر کا وقت طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نماز فجر غلس (رات کے آخری حصے کے اندھیرے) میں ادا کرتے تھے، دلائل ملاحظہ ہوں؛

① سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ.

''صبح کی نماز کا وقت طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے۔''

(صحيح مسلم : 612)

اس حدیث مبارکہ میں نماز فجر کے ابتدائی اور انتہائی وقت کو بیان کیا گیا ہے۔

② سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ، ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلٰى بُيُوتِهِنَّ حِينَ يَقْضِينَ الصَّلَاةَ، لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ.

''مؤمن عورتیں اللہ کے نبی ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز میں حاضر ہوتی تھیں، وہ چادروں میں لپٹی ہوتی تھیں، پھر وہ نماز ادا کر کے اپنے گھروں کو لوٹتیں تو اندھیرے کی وجہ سے انہیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا۔''

(صحيح البخاري : 578، صحيح مسلم : 645)

③ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ، وَالعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ، وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ، وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ .

''نبی کریم ﷺ نماز ظہر دوپہر کے وقت ادا فرماتے،عصر سورج کے سرخ ہونے کے وقت (نہ کہ زرد ہونے کے وقت)،مغرب غروب آفتاب کے وقت ادا فرماتے اور نماز عشاء جب لوگ زیادہ ہوتے،تو جلد ادا فرماتے اور جب لوگ کم ہوتے،تو لیٹ کر دیتے اور نماز فجر اندھیرے میں ادا فرماتے تھے۔''

(صحیح البخاري : 565، صحیح مسلم : 646)

④ سیدنا ابو بردہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَأَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيسَهُ، وَيَقْرَأُ فِيهَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ .

''نبی کریم ﷺ نماز فجر ادا فرماتے ،تو ہم میں سے ہر کوئی (صرف) اپنے ساتھ بیٹھے شخص کو پہچان لیتا تھا۔آپ ﷺ ساٹھ سے سو تک آیات کی تلاوت فرماتے تھے۔''

(صحیح البخاري :541، صحیح مسلم : 647)

⑤ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ، وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ

بَعْضُهُمْ بَعْضًا .

''نبی کریم ﷺ فجر کی نماز اس وقت کھڑی کرتے، جب فجر (صادق) پھوٹتی اور لوگ ایک دوسرے کو پہچان نہیں پاتے تھے۔''

(صحيح مسلم : 614)

⑥ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ، قَالَ : فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ .

''ہم نے غزوہ خیبر میں خیبر کے قریب صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کی۔''

(صحيح مسلم : 1365)

⑦ سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ثُمَّ كَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ التَّغْلِيسَ حَتّٰى مَاتَ، وَلَمْ يَعُدْ إِلٰى أَنْ يُسْفِرَ .

''اس کے بعد وفات تک رسول اللہ ﷺ کی نماز (فجر) اندھیرے میں ہی رہی اور آپ ﷺ نے دوبارہ فجر روشنی میں ادا نہیں کی۔''

(سنن أبي داود : 394، سنن الدّارقطني : 975، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 363/1، التّمهيد لابن عبد البرّ : 18/8، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (۳۹۲)، امام ابن حبان (۱۴۹۴) اور امام حاکم رحمہم اللہ (۱۹۲/۱) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

۞ حافظ خطابی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(مَعالم السّنن :295/1)

❁ حافظ ابن سید الناس رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

(شرح التّرمذي : 360/3)

اس کا راوی اسامہ بن زید لیثی جمہور محدثین کے نزدیک حسن الحدیث ہے۔

اس کی امام یحییٰ بن معین (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم : ۲/۲۸۴)، امام عجلی (الثقات:۵۹) اور امام ابن حبان رحمہم اللہ (الثقات:۶/۷۴) نے توثیق کی ہے۔

❁ امام عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حسن الحدیث ہے۔

(الکامل لابن عدي :394/1، وسندہٗ صحیحٌ)

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ حَسَنُ الْحَدِيثِ، وَأَرْجُو أَنَّهٗ لَا بَأْسَ بِهٖ .

''یہ حسن الحدیث ہے، امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔''

(الکامل في ضُعفاء الرّجال :395/1)

❁ امام علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ذَاكَ كَانَ عِنْدَنَا ثِقَةً . ''یہ ہمارے نزدیک ثقہ ہے۔''

(سؤالات ابن أبي شيبة : 98)

❁ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ مِمَّنْ يُحْتَمَلُ .

''یہ ان راویوں میں سے ہے، جن کی حدیث قبول کی جائے گی۔''

(الکامل لابن عدي :393/1، وسندہٗ صحیحٌ)

❁ امام یعقوب بن سفیان فسوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَهْلِ بَلَدِهِ الْمَدِينَةِ ثِقَةٌ مَأْمُونٌ .

''اُسامہ بن زید اہل مدینہ سے روایت میں ثقہ اور مامون ہے۔''

(المَعرِفة والتّاريخ : 43/3، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 239/5)

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، يَرْوِي عَنْهُ ابْنُ وَهْبٍ بِنُسْخَةٍ صَالِحَةٍ .

''اُسامہ بن زید سے ابن وہب ایک اچھی کتاب روایت کرتے ہیں۔''

(الكامل لابن عدي :395/1)

مذکورہ بالا روایت بھی عبداللہ بن وہب رحمہ اللہ سے ہے۔

امام ابن خزیمہ (۳۹۲)، امام ابن جارود (۱۰۰۰)، امام ابوعوانہ (المستخرج ج: ۲۲۲۰)، امام حاکم (۱/۱۹۲)، حافظ ضیا مقدسی (المختارہ: ۹۱۲) حافظ خطابی (معالم السنن: ۱/ ۲۹۵) حافظ ابن سید الناس (شرح ترمذی: ۳/۳۶۰) وغیرہم رحمہم اللہ نے اس کی حدیث کو صحیح یا حسن کہہ کر اس کی توثیق کر دی ہے۔

❁ حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَدُوقٌ يَهِمُ .(السّنن الكبرى :53/1)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ يَرْتَقِي حَدِيثُهُ إِلٰى رُتْبَةِ الْحَسَنِ .

''اس کی حدیث درجۂ حسن تک پہنچ جاتی ہے۔''

(سِيَر أعلام النّبلاء : 344/6)

❁ نیز فرماتے ہیں:

صَدُوقٌ، قَوِيُّ الْحَدِيثِ، أَكْثَرَ مُسْلِمٌ إِخْرَاجَ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْهُ، وَلٰكِنْ أَكْثَرُهَا شَوَاهِدُ وَمُتَابَعَاتٌ، وَالظَّاهِرُ أَنَّهٗ ثِقَةٌ .

''یہ صدوق ہے۔اس کی حدیث قوی ہوتی ہے۔امام مسلم رحمہ اللہ نے ان سے ابن وہب کی بہت احادیث بیان کی ہیں،لیکن ان میں بیشتر روایات شواہد اور متابعات میں لی ہیں،درست بات یہ ہے کہ یہ ثقہ راوی ہے۔''

(من تُكُلِّمَ فيه وهو موثّق :41)

۞ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے ثقہ کہا ہے۔

(مجمع الزّوائد : 132/10)

۞ حافظ منذری رحمہ اللہ اس کی ایک حدیث کے بارے میں کہتے ہیں:

رُوَاتُهٗ مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ .

''اس حدیث کے راویوں سے صحیح (مسلم) میں حجت لی گئی ہے۔''

(التّرغيب والتّرهيب : 224/2)

جمہور کے خلاف امام احمد،امام یحییٰ بن سعید قطان،امام ابو حاتم اور امام نسائی رحمہم اللہ کا کلام قبول نہیں۔

۞ ابن مفلح مقدسی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قَدْ ضَعَّفَهُ الْأَكْثَرُ . ''اکثر محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(الآداب الشّرعية : 320/2)

یہ قول مرجوح ہے،کیونکہ جمہور تو کجا،اسے کسی ایک بھی ثقہ امام نے واضح طور پر ''ضعیف''نہیں کہا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ وہ تمام احادیث، جن میں نماز فجر روشنی میں ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے، وہ سب منسوخ ہیں، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے وفات تک اندھیرے میں نماز ادا کی ہے، جیسا کہ مذکورہ حدیث کے الفاظ ہیں۔

(الاعتبار في النّاسخ والمنسوخ للحازمي : 159)

اس مؤقف کی تائید صحابہ کرام اور تابعین عظام کے آثار سے بھی ہوتی ہے، ملاحظہ ہو؛

① مغیث بن سُمَی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقُلْتُ : مَا هٰذَا؟ فَقَالَ : هٰذِهِ صَلَاتُنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ، وَمَعَ عُمَرَ فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَسْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

''میں نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ اندھیرے میں نماز فجر ادا کی، پھر میں نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھا، عرض کیا: یہ کیا ہے؟ فرمایا: رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہماری نماز اسی وقت ہوتی تھی، جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے، تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے (اس دن) نماز فجر روشنی میں پڑھائی۔''

(سنن ابن ماجه :671، السّنن الكبرىٰ للبيهقي :456/1، شرح معاني الآثار للطّحاوي :176/1، واللّفظ لهٗ، وسندهٗ صحيحٌ)

② عمرو بن دینار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّهٗ صَلَّى مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَكَانَ يُغَلِّسُ بِالْفَجْرِ، فَيَنْصَرِفُ،

وَلَا يَعْرِفُ بَعْضُنَا بَعْضًا .

''انہوں نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز ادا کی، آپ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کرتے، پھر آپ لوٹتے، تو ہم ایک دوسرے کو پہچان نہیں پاتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :320/1، وسندهٗ صحيحٌ)

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

صَلِّ الصُّبْحَ بِغَبَشٍ يَعْنِي بِغَلَسٍ .

''صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کیجئے۔''

(مؤطأ الإمام مالك :8/1، وسندهٗ صحيحٌ)

④ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

يُصَلِّي مَا كَانَ فِي غَلَسٍ، فَإِذَا أَسْفَرَ، طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا، ثُمَّ يَجْلِسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ .

''آپ رضی اللہ عنہ جب اندھیرا ہوتا، تو صبح کی نماز پڑھتے، جب روشنی ہو جاتی، تو بیت اللہ کا ایک طواف کرتے، پھر بیٹھ جاتے، تا آنکہ سورج بلند طلوع ہو جاتا، پھر نماز پڑھتے۔''

(شرح معاني الآثار للطّحاوي :188/1، وسندهٗ حسنٌ، تغليق التعليق لابن حجر : 77/3، وسندهٗ صحيحٌ)

⑤ حبیب بن شہاب اپنے والد سے بیان کرتے ہیں:

إِنَّ أَبَا مُوسٰى صَلَّى الْفَجْرَ بِسَوَادٍ .

''سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نماز فجر اندھیرے میں ادا کی۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :320/1، وسندهٗ صحيحٌ)

⑥ عمرو بن میمون اودی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

إِنْ كُنْتُ لَأُصَلِّي خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْفَجْرَ، وَلَوْ أَنَّ ابْنِي مِنِّي ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ مَا عَرَفْتُهٗ حَتّٰى يَتَكَلَّمَ .

''میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں فجر کی نماز ادا کرتا تھا، اگر میرا بیٹا مجھ سے تین ہاتھ فاصلہ پر ہوتا، تو میں اسے پہچان نہ پاتا، حتی کہ وہ کلام کرتا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :320/1، وسندهٗ صحيحٌ)

⑦ سکن بن مغیرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قُرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : صَلُّوا الْفَجْرَ بِغَلَسٍ .

''ہمارے سامنے امام عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا خط پڑھا گیا، جس میں لکھا تھا: ''فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کرو۔''

(كتاب الصّلاة للفضل بن دُكَين : 289، وسندهٗ حسنٌ)

❀ منصور بن حیان رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلٰى عَبْدِ الْحَمِيدِ أَنْ غَلِّسْ بِالْفَجْرِ .

''امام عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے عبدالحمید کی طرف خط لکھا کہ آپ فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کیا کریں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :320/1، وسندهٗ صحيحٌ)

⑧ جبیر بن نفیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّى بِنَا مُعَاوِيَةُ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : أَسْفِرُوا بِهٰذِهِ الصَّلَاةِ فَإِنَّهٗ أَفْقَهُ لَكُمْ، إِنَّمَا تُرِيدُونَ أَنْ تُخَلُّوا بِحَوَائِجِكُمْ .

''سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے ہمیں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھائی، تو سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: اس نماز کو فجر واضح ہو جانے کے بعد ادا کرو، یہ زیادہ سمجھداری والی بات ہے، تم چاہتے ہو کہ اپنے کام کاج کے لیے فارغ ہو جاؤ۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :321/1، شرح معاني الآثار للطّحاوي :183/1، وسندهٗ حسنٌ)

⑨ امیر مدینہ طارق بن عمرو اموی رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

كَانَ طَارِقٌ يُغَلِّسُ بِالصُّبْحِ .

''طارق رحمہ اللہ فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھتے تھے۔''

(مؤطأ الإمام مالك :229/1، وسندهٗ صحيحٌ)

⑩ پہلی حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کو ذکر کرنے کے بعد امام ترمذی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هُوَ الَّذِي اخْتَارَهٗ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ، وَبِهٖ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ، يَسْتَحِبُّونَ التَّغْلِيسَ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ .

''اسی بات (نماز فجر کو اندھیرے میں ادا کرنے کو) بہت سے اہل علم صحابہ کرام نے اختیار کیا ہے۔ ان میں سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں۔ اسی طرح ان کے بعد تابعین بھی اسی کو پسند کرتے تھے۔ امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل تھے۔ وہ نماز فجر کو اندھیرے میں

ادا کرنا مستحب سمجھتے تھے۔''

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : 153)

نمازِ فجر روشنی میں ادا کرنے کے دلائل:

جو نمازِ فجر کو روشنی میں ادا کرنا افضل سمجھتے ہیں، ان کے دلائل بمع تبصرہ ملاحظہ ہوں؛

① سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً بِغَيْرِ مِيقَاتِهَا، إِلَّا صَلَاتَيْنِ؛ جَمَعَ بَيْنَ المَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا .

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نماز اس کے وقت کے بغیر پڑھتے نہیں دیکھا، سوائے دو نمازوں کے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کو جمع فرمایا اور فجر کو اس کے وقت سے پہلے ادا فرمایا۔''

(صحيح البخاري : 1682، صحيح مسلم : 1289)

❁ صحیح مسلم میں یہ الفاظ بھی ہیں:

قَبْلَ مِيقَاتِهَا بِغَلَسٍ .

''اس (فجر) کے وقت سے پہلے اندھیرے میں ادا فرمایا۔''

تبصرہ:

❁ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ اس حدیث کا مفہوم یوں بیان کرتے ہیں:

فِي هٰذَا مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ أَرَادَ بِقَوْلِهٖ : وَصَلَّى الْفَجْرَ

قَبْلَ وَقْتِهَا بِغَلَسٍ أَيْ قَبْلَ وَقْتِهَا الَّذِي كَانَ يُصَلِّيهَا بِغَيْرِ الْمُزْدَلِفَةِ أَيْ أَنَّهٗ غَلَّسَ بِالْفَجْرِ أَشَدَّ تَغْلِيسًا مِمَّا كَانَ يُغَلِّسُ بِهَا فِي غَيْرِ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ .

''اس حدیث کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز اس وقت سے پہلے اندھیرے میں پڑھی، جس وقت میں مزدلفہ کے علاوہ نماز ادا کرتے تھے، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز اس اندھیرے سے سخت اندھیرے میں ادا کی، جس اندھیرے میں اس جگہ کے علاوہ نماز فجر ادا کرتے تھے۔''

(صحيح ابن خزيمة، تحت الحديث : 2855)

اس مفہوم پر تقریباً تمام محدثین کرام اور فقہائے عظام کا اتفاق ہے، لہٰذا یہ حدیث عام اوقات میں نماز فجر اندھیرے مین پڑھنے پر زبردست دلیل ہے۔ واللہ الحمد

② سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

لَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ، قَالَ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا هٰذِهِ الصَّلَاةَ، فِي هٰذَا الْمَكَانِ مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : هُمَا صَلَاتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا؛ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ، وَالْفَجْرُ حِينَ يَبْزُغُ الْفَجْرُ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ .

''جب فجر طلوع ہوئی، تو آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز

کواس وقت میں صرف اسی جگہ (مزدلفہ) میں ادا کیا، صرف یہ دو نمازیں اپنے وقت سے ہٹائی جاتی ہیں۔ مغرب لوگوں کے مزدلفہ آنے کے بعد (نماز عشاء کے ساتھ) ادا کی جاتی ہے اور فجر اس وقت ادا کی جاتی ہے، جب فجر طلوع ہو جائے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔''

(صحيح البخاري : 1675)

❁ ایک روایت کے الفاظ ہیں:

ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ، قَائِلٌ يَقُولُ : طَلَعَ الْفَجْرُ، وَقَائِلٌ يَقُولُ : لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ .

''پھر فجر طلوع ہوئی، تو آپ ﷺ نے فجر کی نماز ادا کی۔ کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا کہ فجر طلوع ہو گئی ہے اور کوئی کہہ رہا تھا کہ فجر ابھی طلوع نہیں ہوئی۔''

(صحيح البخاري : 1683)

تبصرہ:

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

إِنَّمَا أَرَادَ أَنَّهَا وَقَعَتْ قَبْلَ الْوَقْتِ الْمُعْتَادِ فِعْلُهَا فِيهِ فِي الْحَضَرِ وَلَا حُجَّةَ فِيهِ لِمَنْ مَنَعَ التَّغْلِيسَ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ لِأَنَّهُ ثَبَتَ عَنْ عَائِشَةَ وَغَيْرِهَا كَمَا تَقَدَّمَ فِي الْمَوَاقِيتِ التَّغْلِيسُ بِهَا بَلِ الْمُرَادُ هُنَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ بِطُلُوعِ الْفَجْرِ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ مَعَ

ذٰلِكَ بِغَلَسٍ وَأَمَّا بِمُزْدَلِفَةَ فَكَانَ النَّاسُ مُجْتَمِعِينَ وَالْفَجْرُ نُصْبَ أَعْيُنِهِمْ فَبَادَرَ بِالصَّلَاةِ أَوَّلَ مَا بَزَغَ حَتّٰى أَنَّ بَعْضَهَمْ كَانَ لَمْ يَتَبَيَّنْ لَهٗ طُلُوعُهٗ.

''سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مراد یہ ہے کہ (مزدلفہ میں) نماز فجر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عام وقت سے پہلے ادا کی، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے علاوہ نماز ادا فرماتے تھے۔ اس حدیث میں اس شخص کے لیے کوئی دلیل نہیں، جو فجر کو اندھیرے میں پڑھنے سے منع کرتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فجر کو اندھیرے میں ادا کرنا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور دیگر صحابہ کرام سے ثابت ہے، جیسا کہ اوقاتِ نماز میں اس کا ذکر ہو چکا ہے۔ یہاں مراد یہ ہے کہ (مدینہ میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مؤذن طلوع فجر کی اطلاع دینے کے لیے آتا، تو آپ دو رکعت (سنت) اپنے گھر میں ادا کرتے، پھر نکلتے اور اندھیرے میں ہی نماز پڑھاتے، لیکن مزدلفہ میں لوگ جمع تھے اور فجر ان کی آنکھوں کے سامنے تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر طلوع ہوتے ہی جلدی سے فجر کی نماز پڑھا دی، یہاں تک کہ بعض لوگوں کو یہ بھی اچھی طرح معلوم نہ ہوسکا کہ فجر طلوع ہوگئی ہے۔''

(فتح الباري: 525/3)

مطلب یہ ہے کہ عام حالات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر اندھیرے میں ہی ادا کرتے تھے، مزدلفہ میں نماز فجر اس سے بھی پہلے طلوع فجر کے فوراً بعد ادا کر لی، اس مفہوم پر تمام محدثین کا اتفاق ہے، لہٰذا یہ حدیث نماز فجر غلس (اندھیرے) میں پڑھنے پر دلیل ہے۔

③ سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَسْفِرُوا بِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَإِنَّهٗ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ .

''فجر کی نماز کے لیے خوب روشنی کریں، اس میں زیادہ اجر وثواب ہے۔''

(مسند أبي داود الطّيالسي : 1001، سنن أبي داود : 424، سنن النّسائي : 549، سنن التّرمذي : 154، سنن ابن ماجه : 672، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سنن نسائی (۵۴۹) کے الفاظ ہیں:

مَا أَسْفَرْتُمْ بِالْفَجْرِ فَإِنَّهٗ أَعْظَمُ بِالْأَجْرِ .

''آپ فجر کو جتنا روشن کریں گے، اتنا زیادہ اجر وثواب ہوگا۔''

تبصرہ:

① امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

قَالَ الشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ : مَعْنَى الْإِسْفَارِ أَنْ يَضِحَ الْفَجْرُ فَلَا يُشَكَّ فِيهِ وَلَمْ يَرَوْا أَنَّ مَعْنَى الْإِسْفَارِ تَأْخِيرُ الصَّلَاةِ .

''امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں: اسفار کا معنی یہ ہے کہ فجر اتنی واضح ہو جائے کہ اس میں شک باقی نہ رہے، ان کے نزدیک اسفار کا معنی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا نہیں ہے۔''

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : 154)

❁ صحیح ابن حبان (۱۴۸۹) کے الفاظ ہیں:

إِنَّكُمْ كُلَّمَا أَصْبَحْتُمْ بِالصُّبْحِ كَانَ أَعْظَمَ لِأُجُورِكُمْ أَوْ لِأَجْرِهَا .

''آپ نماز فجر کو جتنا صبح میں پڑھیں گے، اتنا زیادہ اجر کا باعث ہے۔''

معلوم ہوا کہ یہاں مراد صبح کے طلوع ہونے کا یقین کرنا ہے، نہ کہ نماز فجر کو لیٹ کرنا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۵۴ھ) یہ حدیث ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کو روشن کرنے کا حکم دیا ہے، کیونکہ اس حکم کی علت اسی کے اندر چھپی ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے تھے اور چاندنی راتوں کی صبح جب آدمی اندھیرے میں نماز پڑھنے کا ارادہ کرے، تو بسا اوقات اس کی نماز طلوع فجر سے پہلے ہی پڑھی جا سکتی ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی دیر روشن کرنے کا حکم دیا، جتنی دیر طلوع فجر کا یقین نہ ہو جائے اور فرمایا: آپ جتنی صبح کریں گے، (اتنا ہی زیادہ اجر ہوگا)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ آپ صبح کے طلوع ہونے کا یقین کریں گے، تو یہ کام شک میں نماز ادا کرنے سے اجر میں بڑھ کر ہوگا۔''

(صحيح ابن حبان: 356/4)

② یہ روایت منسوخ ہے، اس کی ناسخ حدیث سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، جس میں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک نماز فجر اندھیرے میں پڑھنا بیان کیا ہے، جیسا کہ گزر چکا ہے۔

تنبیہ:

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان الفاظ میں بھی مروی ہے:

نَوِّرْ بِالْفَجْرِ قَدْرَ مَا يُبْصِرُ الْقَوْمُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِمْ.

''صبح کو خوب روشن کیجئے، یہاں تک کہ لوگ اپنے تیروں کے گرنے کی جگہ کو دیکھ لیں۔''

(العِلَل لابن أبي حاتم: 319/2، مسند الطّيالسي: 1003، مسند بن أبي شيبة: 83)

① اس کی سند ضعیف ہے۔اس میں ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع ضعیف ہے۔

(تقریب التّهذیب لابن حجر : 148)

معجم الکبیر طبرانی (۴/ ۲۷۷) میں ابراہیم بن اسماعیل کی متابعت ابو اسماعیل المودب (حسن الحدیث) نے کی ہے، لیکن یہ سند منقطع ہے، ہریر بن عبد الرحمٰن نے اپنے دادا سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات :۲/ ۳۰۰) نے اسے تبع تابعین میں شمار کیا ہے۔لہٰذا یہ متابعت مفید نہیں۔

معجم الکبیر طبرانی (۴/ ۲۷۸، ح: ۴۴۱۵) والی سند بھی ضعیف ہے۔فضیل بن محمد ملطی کی متقدمین میں کوئی توثیق نہیں ملی۔

② یہ روایت منسوخ ہے۔اس کی ناسخ سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔

④ بیان رحمہ اللہ کا بیان ہے:

قُلْتُ لِأَنَسٍ : حَدِّثْنِي بِوَقْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ، قَالَ : كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ عِنْدَ دُلُوكِ الشَّمْسِ، وَيُصَلِّي الْعَصْرَ بَيْنَ صَلَاتَيْكُمُ الْأُولَى وَالْعَصْرِ، وَكَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ، وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ، وَيُصَلِّي الْغَدَاةَ عِنْدَ الْفَجْرِ حِينَ يُفْتَتَحُ الْبَصَرُ، كُلُّ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَقْتٌ، أَوْ قَالَ : صَلَاةٌ.

''میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوقاتِ نماز بتائیے۔انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز سورج کے ڈھلنے کے وقت ادا کرتے،عصر کی نماز تمہاری ظہر اور عصر کے وقت کے درمیان ادا

کرتے، مغرب کی نماز غروب آفتاب کے وقت، نماز عشاء غروب شفق کے وقت اور صبح کی نماز طلوع فجر کے وقت ادا کرتے، جب آنکھ کھلنے لگتی (کچھ روشنی ہو جاتی)۔ان اوقات کے درمیان نماز کا وقت یا نماز ہے۔''

(مسند أبي يعلى : 404، وسندهٗ صحيحٌ)

تبصرہ:

اس حدیث میں نماز فجر کو لیٹ کرنے کی کوئی دلیل نہیں، کیونکہ حدیث کے الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نماز فجر طلوع فجر کے وقت ہی ادا فرماتے تھے، بس اتنا ہے کہ تھوڑا سا انتظار کرتے کہ آنکھ اپنے قریب کھڑے شخص کو پہچاننے لگتی، جیسا کہ دیگر احادیث میں ہے۔

⑤ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا:

يَا مُعَاذُ إِذَا كَانَ الشِّتَاءُ فَغَلِّسْ بِالْفَجْرِ ...... فَإِذَا كَانَ الصَّيْفُ فَأَسْفِرْ بِالْفَجْرِ .

''معاذ! جب موسم سرما ہو، تو فجر کو اندھیرے میں پڑھنا...... جب موسم گرما ہو، تو فجر کو روشنی میں پڑھنا۔''

(حلية الأولياء لأبي نُعيم : 249/8)

تبصرہ:

من گھڑت روایت ہے۔منہاج بن جراح بالاتفاق متروک وضعیف ہے۔

⑥ عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا نُصَلِّي مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ، فَكَانَ يُسْفِرُ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ .

''ہم سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے، آپ رضی اللہ عنہ صبح کی نماز روشنی میں ادا کرتے۔''

(شرح معاني الآثار للطّحاوي :182/1، مصنّف عبد الرّزّاق :568/1، ح : 2160، مصنّف ابن أبي شيبة :321/1، المُعجم الكبير للطّبراني : 258/9)

تبصرہ:

① اس کی سند ابو اسحاق سبیعی کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

② روشنی سے مراد فجر کا واضح ہونا ہے، نہ کہ تاخیر کرنا۔

⑦ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْفَجْرَ حِينَ يُغْشِي النُّورُ السَّمَاءَ .

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز اس وقت ادا فرماتے، جب روشنی آسمان کو ڈھانپ لیتی۔''

(مسند عبد بن حميد :1231)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے۔ مسلم بن کیسان ملائی بالاتفاق ضعیف و متروک اور مختلط ہے۔

⑧ یزید بن عبدالرحمٰن اودی کہتے ہیں:

كُنْتُ أُصَلِّي وَرَاءَ عَلِيٍّ الْغَدَاةَ، ثُمَّ الْتَفَتُّ، فَيُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُ تَطْلُعُ الشَّمْسُ .

''میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز فجر ادا کرتا تھا، پھر پلٹ کر دیکھتا، تو یوں گمان ہوتا کہ سورج طلوع ہو رہا ہے۔''

(كتاب الصّلاة لأبي نُعَيم : 277، وسندهٗ صحيحٌ)

تبصرہ:

اس کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نماز فجر میں قرأت اتنی لمبی کرتے کہ سلام پھیرتے وقت خوب روشنی ہو جاتی تھی۔ اس سے نماز فجر کو لیٹ کر کے ادا کرنا مراد نہیں، کیونکہ راوی نے نماز کے اختتام کا بیان کیا ہے، نہ کہ آغاز کا۔

⑨ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا بیان ہے:

مَا أَجْمَعَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ عَلٰى شَيْءٍ مَا أَجْمَعَ عَلٰى تَنْوِيرِ بِالْفَجْرِ .

''اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مسئلہ پر اتنا اتفاق نہیں کیا، جتنا فجر کو روشن کرنے پر کیا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :322/1، شرح معاني الآثار للطّحاوي :193/1)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے۔ سفیان ثوری اور حماد بن ابی سلیمان دونوں مدلس ہیں، انہوں نے سماع کی تصریح نہیں کی۔

شرح معانی الآثار للطحاوی (۱/۱۹۳) کی سند اعمش کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔